UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226304

UNIVERSAL
LIBRARY

وَمَن یَتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسبُہٗ

بفضلہ تعالیٰ شانہ یہہ رسالہ پرفوائد تالیف کیا گیا جناب
بدر الدولہ قاضی الملک علیہ الرحمہ کا اور ترجمہ کیا ہوا جناب مولوی
محمد سعید خان صاحب کا ہے مسمّٰی بہ

رسالۂ شروط الصلوٰۃ ۱۲۹۰

واسطے نفع مصلیان کے بموجب حکم مولوی
ممدوح کے اور اہتمام سے کارپردازان مطبع کے بدرستی تمام و نکوئی
ما لا کلام فی ۱۲۹۰ ہجری مقدسہ مین شہر مدراس مین

مطبع نظام المطابع محمد نظام الدین تاجر کتب کے طبع پایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید المرسلین
وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ الذین ہم ہداۃ الدین بعد حمد و صلاۃ کے عاصی پرمعاصی
محمد سعید بن صبغۃ اللہ الشافعی المدراسی کہتا ہی کہ اس رسالہ شروط اقتدا کو جو تالیف قبلہ گاہی
سردفتر علماے دین جامع الفضایل الصوریہ والمعنویہ امام العلما قاضی الاسلام قاضی الملک جناب
مولانا مولوی محمد صبغۃ اللہ الشافعی المدراسی قدس سرہ کی ہی حسب خواہش دوست صمیم
عزیز با تکریم حاجی محمد بادشاہ تاجر لازال محفوظا عن مصایب الدہر کے فارسی سے زبان ہندی
مین ترجمہ کیا گیا واللہ الموفق معلوم کیجیے کہ مصنف رحمۃ اللہ تعالی نے فرمایا ربنا لا
تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا وہب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوہاب
جاننا چاہیے کہ چارو امام یعنے ابوحنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل رضوان اللہ تعالی
علیہم اجمعین کے مذہبین حق ہین پس حنفی کی اقتدا شافعی کے ساتھ اور برخلاف اسکے جو احتیاط
خلاف کے جگھون کی کرتا ہی بغیر کراہت کے جایز ہی اور مسلمانون پر واجب ہی کہ چارو امام
کے تابعدارون سے کسی کے ساتھ اقتدا کرنے مین ننگ و عار نہ کرے اور دل مین دغدغہ نہ لاو

جیسا کہ حنفی اماماں جو سینہ انھوں کا نور ہدایت سے منور ہی اور زنگ تعصب انکے آئینہ دل سے چھلا گیا ہی حنفی کی اقتدا شافعی کے ساتھہ بلاکراہت نص کئے ہین اور بعضی اصحاب فتاوی جو اس اقتدا سے منع کئے ان پر مذمت کئے ہین ہدایہ مین کہا ودلت المسئلة علی جواز الاقتداء بالشفعوية واذا علم المقتدی ما یزعم به فساد صلوته کالفصد وغیره لا یجزیه یعنے مسئلہ دلالت کیا جایز ہونے پر اقتدا شافعی مذہب والون کی ساتھہ تو جبکہ مقتدی جانے اپنے زعم کے موافق فاسد ہونا نماز اسکی یعنے شافعی کی جیسا فصد وغیرہ تو اقتدا اسکی کافی نہوگی وقال فی البحر الرائق ان الاقتداء بالشافعی علی ثلثة اقسام الاول ان یعلم منه الاحتیاط لمذهب الحنفی فلا کراهة فی الاقتداء به الثانی ان یعلم منه عدمه فلا صحة الثالث ان لا یعلم شیأ فالکراهة وکذا فی المنح الغفار والدر المختار وغیرهما یعنے بحر الرائق مین کہا اقتدا شافعی کی تین قسم پر ہی پہلا یہہ کہ معلوم ہونا اس سے احتیاط مذہب حنفی کی تو کراہت اسکی اقتدا مین نہین دوسرا یہہ کہ معلوم ہو اس سے عدم احتیاط تو اقتدا اسکی صحیح نہین تیسرا یہہ کہ معلوم نہو اس سے کوئی چیز یعنے احتیاط ہو یا عدم احتیاط تو اسکی اقتدا کراہت ہی ایسا ہی منح الغفار اور در مختار وغیرہ مین ہے وفی حاشیة الدر المختار للطحطاوی نقلا عن الشارح الحلبی تحت قوله فلا کراهة ان هذا هو المعتمد لان المحققین جنحوا الیه وقواعد المذهب شاهدة له اور طحطاوی در مختار کے حاشیہ مین شارح حلبی سے فلا کراہۃ کے قول کے تحت نقل کرتا ہی یہی معتمد ہی کسواسطے کہ محققین اسی طرف میل کئے ہین اور قواعد مذہب کے اسی کو شاہد ہین وفی رسالة محی الدین الرومی الحنفی هذا هو مذهب الجمهور بل ادعی فیه البعض الاجماع قال فان قلت عرفنا ان المختار الجواز بهذه الشروط فهل هی معها خالیة عن الکراهة او معها

تحریما او تنزیها قلت فیه قولان الاول لا کراهة فیه وهو ظاهر کلام شیخ الاسلام خواهرزاده علی ما نقله ابن الهمام وقد صرح به فی الفتاوی الغیاثیة حیث قال والمختار انه اذا لم یعلم منه شیء من المفسدات عند المقتدی یجوز الاقتداء من غیر کراهة لان الاصل عدمها

محی الدین الرومی الحنفی کے رسالہ مین ہی جمہور کا مذہب یہی ہی بلکہ بعضون نے اس مین دعوی اجماع کا کیا ہی اور کہا اگر کوئی یہان اشکال کرے کہ ہم پہچانے مختار یہہ ہی کہ ان شروط سے جایز ہونا پہر کیا ان شروط کے ساتھ خالی کراہت سے ہی یا کراہت تحریمی ہی یا تنزیہی سو اس کے جواب مین کہونگا اس مین دو قول ہین پہلا قول کراہت نہین یہی ہی ظاہر کلام شیخ الاسلام خواہرزادہ کا جسکو ابن الہمام نے نقل کیا اور فتاوی غیاثیہ مین بہی اس سے تصریح کی ہی کہا کہ مختار یہہ ہی کہ جب اسسے کوئی چیز مفسدات سے مقتدی کو معلوم نہووے تو اقتدا بغیر کراہت کے جایز ہوتی ہی کیا واسطے کہ اصل عدم کراہت ہی وفی رسالة ملا علی القاری ذهب عامة مشایخنا منهم شمس الائمة الحلوای وغیره حتی ادعی بعضهم الاجماع علی انه یجوز الاقتداء بالمخالف اذا کان یحتاط فی موضع الخلاف اور رسالہ مین ملا علی القاری کے ہی گئے عامہ مشایخ ہمارے ان ہی سے ہی شمس الائمة الحلوائی وغیرہ یہان تک بعضے نے اجماع کا دعوی کیا ہی اسپر کہ جایز ہی اقتدا مخالف کی جبکہ خلاف جگہہ مین احتیاط کرے قال والمعنی انه یجوز فی المراعی بلا کراهة وفی غیره مع الکراهة لا انه لا یصح الاقتداء به وهذا القول مما لا شك فیه ولا شبهة تنزیلا یعنی علی القاری اور معنی یہہ ہی مراعی کے ساتھ یعنے رعایت کرنے والے کی ساتھ اقتدا بلا کراہت جایز ہی اور غیر مراعی کے ساتھ کراہت ہی نہ یہہ کہ اقتدا اسکے ساتھ صحیح نہووے اور اس

قول مین کچھ شک اور شبہ نہین وقال ایضا خلاصۃ الرسالۃ وزبدۃ المقالۃ
انہ یجوز الاقتداء بالشافعی اذا لم یعلم منہ عمل المنافی من غیر کراھۃ
بالاجماع من عمدۃ ارباب النقول وزبدۃ اصحاب العقول اور بھی بولا خلاصہ
رسالہ کا اور زبدہ مقالہ کا یہہ ہی اقتدا شافعی کی جب کہ اُس سے عمل منافی معلوم نہو تو بغیر کراہت
کے جایز ہی اسپر اجماع عمدۂ ارباب نقول زبدہ اصحاب عقول کی ہی وفی رسالۃ غایۃ
التحقیق والمختار انہ اذا لم یعلم منہ شی من ھذہ الاشیاء یجوز الاقتداء
من غیر کراھۃ لان الاصل عدمھا اور رسالہ غایۃ التحقیق مین کہے مختار یہی ہی کہ جب امام سے کوئی چیز ان چیزون سے
معلوم نہووے تو اقتدا اسکی بغیر کراہت کے جایز ہی کسواسطے کہ اصل عدم کراہت ہی قال وقال
الشیخ صلاح الدین الطرابلسی فی حاشیۃ شرح المجمع احسن ما قیل
فی الاقتداء بالشافعی ما قال الامام قاضیخان وھو انہ ان علم من حالہ
انہ یتوقی مواضع الخلاف جاز الاقتداء بہ بلا کراھۃ وان علم انہ لا یتوقاھا
لم یجز الاقتداء بہ وان جھل حالہ جاز الاقتداء بہ مع الکراھۃ قال وھذا
التفصیل اوفق الاقوال واعدلھا وقواعد المذھب ترجحہ اور غایۃ التحقیق
مین بولا شیخ صلاح الدین طرابلسی حاشیہ مین شرح المجمع کے کہا کہ شافعی کے اقتدا کرنے
مین بہتر بات جو کہا گئی امام قاضی خان کہا ہی کہ اگر اسکی یعنے امام شافعی کے حال سے
معلوم کیا جاوے خلاف جگہہ مین وہ نگاہ رکھتا ہی تو اقتدا اُسکی بلا کراہت جایز ہی اور
اگر معلوم کیا جاوے خلاف جگہہ مین نگاہ نہین رکھتا تو اقتدا اُسکی جایز نہین اور اگر حال
اسکا معلوم نہو تو اقتدا اسکی کراہت کے ساتھہ جایز ہی بولا یہہ تفصیل اوفق اور
اعدل اقوال ہی اور قواعد مذہب کے اسکو ترجیح دیتے ہین تفصیل اُن جگہون کی جو شافعی

کو اس سے نگاہ رکھنا ضرور ہی سو یہہ ہی کہ قبل اور دبر کے سواے راہ سے نجس نکلے تو
وضو کرے جیسے رعاف یعنے ناک سے خون نکلے اور فصد کرے اور حجامت یعنے پچھنے لگاوے
اور منہہ بھر کے قی کرے اور نماز مین پکار کر ہنسنے سے وضو کرے اور جسمین پانی
کہ جسمین نجاست پڑی ہی استعمال نکرے اور منی تر درہم کے مقدار اگر پاک کپڑے
پر ہو تو اسکو دھووے اگر سوکھی ہی تو اسکو رگڑ ڈالے اور وضو مین پاؤن
اور غسل وقت وغیرہ اور نمک مین پانی لینے کو ترک نکرے اور لڑکا جو دودھ پیتا ہو اور کچھ نہین کھاتا اسکے پیشاب مین پانی
نکرے اور درندون کے جھوٹے پانی سے جو حنفیون کے پاس نجس ہی پاکی نکرے اور قضا نماز
پاس ترتیب اسمین لازم ہی ادا کیا تو رعایت ترتیب کی کرے یعنے نماز فوت ہووے
فائتہ نماز قضا نکرکے وقتیہ نماز اگر ادا کرے تو اسکی اقتدا حنفی نکرے اور صبح کی نماز
طلوع ہونے کے وقت ادا نکرے اور یہہ شرط فقط صبح کی نماز واسطے ہی اور
زانو کو نہ کھولے اور عورت کی محاذات سے جو حنفیہ پاس نماز کو توڑنے والی ہی ا
شرطون کے ساتھ پرہیز کرے اور وہ نماز آگے اسکے نہین پڑھا رہے اور قرآن مجید مین نظر
کرکے تلاوت نکرے ان تیرہ چیز مین شافعی کو رعایت ضرور ہی اگر رعایت نکیا تو حنفی کی اقتدا
اسکے ساتھ درست نہین اور ان امور کی رعایت شافعیہ کے پاس بھی خلاف سے نکلنے واسطے
مستحب ہی اگرچہ امام نہو سواے اسکے بعضے حنفیہ اور چند شروط زیادہ کئے ہین بعضے انھون
سے غلط ہین اور بعضے انھون سے شافعیہ کے فروع سے واقف نہونے کے باعث ہی پہلا
قرات مین لحن نکرے یہہ شرط علی الاطلاق صحیح نہین کسواسطے کہ شافعیہ قرأت مین لحن
روا نہین رکھتے بلکہ انھون پاس لحن جو معنی کو تغیر دینے والا ہی عمداً ہو تو نماز کو باطل
کرتا ہی یا سہواً ہو تو قرات کو باطل کرتا ہی سو قرأت کا اعادہ کرے اور سجدہ سہو بجا لاوے

شاید شارحین کی مراد یہی ہو کہ اگر امام سہواً قراءت مین لحن کرے جو اس سے تغیر معنی کی
ہووے تو نماز حنفی کی درست نہین دوسرا نماز مین بات نکرے یہہ شرط بھی علی الاطلاق صحیح نہین
ہی کسواسطیکہ نماز مین بات کرنا بھی شافعیہ کے پاس نماز کو باطل کرتی ہی مگر دونون فریق کے
پاس فروعات مین خلاف ہی سو اس سے پرہیز کرنا ضرور ہی دونون مذہب کا خلاف آیندہ بتصریح
ہم ذکر کرینگے تیسرا جو نجاست شافعیہ کے پاس پاک ہی اسکو اٹھانے والا نہووے جیسا حلال
جانور کا گوشت جو ذبح کے وقت اسپر تسمیہ نہین بولا یہہ شرط بعضے حنفیہ کے قول پر بہی نہین تو
اصح قول پر حنفیہ پاس وہ گوشت پاک ہی اسکا اٹھانا موجب فساد نماز حنفی کا نہوگا بحرالرائق
مین بولا قد منا من معراج الدرایة معزیا الی المجتبی ان ذبیحة المجوسی
وتارك التسمیة عمدا توجب الطهارة علی الاصح وان لم تكن ماكولا
یعنے پیشتر ازین ہم معراج الدرایہ سے جو مجتبی طرف منسوب کیا ہی بیان کئے کہ ذبیحہ مجوسی کا اور
بسم اللہ عمدا ترک کیا سو شخص کا موجب طہارت کا ہی اصح پر اگرچہ وہ ماکول نہو چوتھا مثل گھوڑے کے کھانے
سے جو حنفیہ پاس حلال نہین ہاتھہ منہہ دھووے اور یہہ شرط بھی صحیح نہین کسواسطیکہ غیر مذبوح
گھوڑے کو کھانا شافعیہ روا نہین رکھتے تا یہہ شرط کیا جاوے بلکہ ذبح کیا گیا سو گھوڑا بھی
انھون پاس حلال ہی اور حنفیہ پاس جس جانور کا گوشت نہین کھاتے جب اسکو ذبح کرین تو گوشت
اسکا پاک ہی جیسا بدایع اور ہدایہ او تجنیس مین اسکو صحت کیا ہی پھر اس شرط کی احتیاج باقی
نہین پانچوین متعصب نہووے تعصب کی معنی صاحب منح الغفار ایسا کہا والتعصب
عدم قبول الحق عند ظهوره هكذا فسره بعضهم قال وفي الجوهرة
التعصب السفاهة والجفاء في صاحب مذهب اخر وما يرجع الى نقصه
ولا يجوز ذلك لان ائمة الدين كانوا في طلب الحق رضوان الله عليهم اجمعين

یعنے تعصب وہ ہی حق کو قبول نہ کرنا اسکے ظاہر ہونیکے بعد ایسا ہی تفسیر کئی اسکو بعض حنفیہ اور بولا
جوہرہ مین ہی تعصب سفاہت اور ظلم ہی دوسرے کے مذہب مین اور یہہ نہین پہیرے جانا
اسکے نقص طرف اور یہہ جایز نہین کسواسطیکہ ائمہ دین حق طلب کرنے مین ہین رضوان اللہ علیہم
اجمعین قہستانی نے اس کی تفسیر حنفی کے بعض سے کئی اور محمد عبد العظیم حنفی اپنے رسالہ قول السدید
مین کہا التعصب ھو المیل لاجل نصرۃ المذھب و معاملۃ الامام
الاخر و مقلدیہ بما یغض منھم یعنے تعصب وہ میل کرنی ہی اپنے مذہب کے واسطے
اور معاملہ دوسرے امام کا اور اسکے مقلدین کا جس سے نقصان کرے انکے قدر و منزلت
یہہ شرط نماز کے صحت واسطے بیجا ہی کسواسطے کہ ہر مذہب مین تعصب کرنے والے موجود ہین جیسا کہ
شافعی تعصب کرنے والے کی اقتدا صحیح نہووے ویسا ہی حنفی تعصب کرنے والے کی امامت
بھی درست نہو گو کہ مقتدیان حنفی رہین اور جسوقت حنفی کی امامت واسطے یہہ شرط
نکرین تو شافعی کے واسطے کیا سبب علاوہ یہہ کہ تعصب کی معنی جو کہے اس سے آدمی
فاسق ہوتا ہی پھر فاسق کے پیچھے بالاجماع نماز صحیح ہی آسی واسطے محققان حنفیہ اس
شرط کو اعتبار نہین کرتے بحر الرائق مین ہو لان التعصب علی تقدیر وجودہ
منھم انما یوجب الفسق لا الکفر و الفسق لا یمنع صحۃ الاقتداء و
الظاھر من الشارطین لعدمہ انہ یوجب الکفر لکونہ فی الدین
و ھو بعید کما لا یخفی انتھی یعنے مقرر تعصب بر تقدیر اُن سے سرزد ہونیکے واجب
کرتی ہی فسق کو نہ کفر کو اور فسق منع نہین کرتی ہی اقتدا صحیح ہونیکو اور ظاہر کلام
عدم تعصب کے شرط کرنے والون کا یہہ ہی کہ تعصب واجب کرتی ہی کفر کو اسلئے کہ وہ دین
مین ہی اور وہ بعید ہی کما لا یخفی اور ابن الہمام بھی فتح القدیر مین ایسا کہا ہی اور ملا علی قاری

کے رسالہ مین ہی وما ذکر من انہ لا یکون متعصبا ففیہ ان غایۃ تعصبہ
انہ موجب لفسقہ علی ان ھذا مذموم من غیرہ اور جو ذکر کیا کہ تعصب
رکھنے والا انہون اسو غایت تعصب اسکی فسق کو واجب کرتی ہی علاوہ یہہ کہ مقرر یہہ مذموم ہی
اسکے غیر سے اور محی الدین الرومی اپنے رسالہ مین کہا غایۃ التعصب الفسق وھو لا یمنع
الاقتداء یعنے تعصب کی نہایت فسق ہی اور وہ اقتدا کو منع نہین کرتی ہی اور شیخ
عثمان الحنفی نے اپنے رسالہ مین کہا اما التعصب فحاشاھم ای الشافعیۃ منہ
وبراھم اللہ عنہ مع ان التعصب بدون الاستحلال فسق والصلوۃ خلف
الفاسق صحیحۃ اما تعصب دور کیا ہی اور پاک کیا ہی خدا تعالی ان سے یعنے شافعیہ سے
باوجود اسکے تعصب بدون حلال سمجھے کے فسق ہی اور نماز فاسق کے پیچھے صحیح ہی اور تعصب کی معنی
جو مذکور ہوئی اس سے ظاہر ہوا کہ اگر کوئی شافعی اپنے مذہب کے مستحبات وغیرہ کو نگاہ رکھنے
واسطے اصرار کرے تو اسکو متعصب نہین کہینگے جیسا کہ بعضے عوام زعم کرتے ہین جھنون نے رکوع
سے اٹھنے اور جھکنے کے وقت رفع یدین یعنے ہاتھین اٹھاوے کہتے ہین ہاتھین اٹھانا عمل کثیر ہی اور عمل
کثیر نماز کو باطل کرتا ہی محققان حنفیہ کہتے ہین کہ یہہ عمل کثیر نہین ہی اور اس سے نماز باطل نہین
ہوتی بحر الرائق مین ہو لا ان الفساد برفع الیدین عند الرکوع وعند الرفع منہ
روایۃ شاذۃ رواہ مکحول النسفی عن ابی حنیفۃ ولیست صحیحۃ
روایۃ ولا درایۃ لان المختار فی العمل الکثیر المفسد لھا ما لو راہ شخص
من بعید ظنہ انہ لیس فی الصلوۃ لا ما یقام بالیدین انتہی یعنے مفسد نماز
کی فساد رکوع کے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین سے روایت شاذہ ہی
مکحول النسفی ابی حنیفہ سے اسکو روایت کیا ہی اور یہہ بات روایت اور دلیل کے دیکھنے صحیح

نہین کیا واسطے کہ مختار عمل کثیر مین مفسد نماز کے یہی ہے کہ اگر کسینے اسکو دور سے دیکھا تو اسکو
گمان کرے کہ وہ نماز مین نہین ہے یہہ کہ ہاتھون کے کھڑا کرنے سے عینی شرح الکنز مین بولا ودلت
المسئلة على جواز الاقتداء الحنفي بالشافعي لا كما قيل ان رفع اليدين عند
الركوع والرفع منه عمل كثير يفسد الصلوة لان حد العمل الكثير لا يصدق
عليه اور مسئله دلالت کیا جایز ہونے پر اقتدا حنفی کی شافعی کے ساتھہ نہ جیسا کہ کہا گیا رفع یدین
رکوع کرنے کے وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت عمل کثیر ہی نماز کو فاسد کرتا ہی کیونکہ عمل کثیر کی تعریف اسپر صادق نہین
آتی اور ذخیرہ اور تتمہ اور منیہ اور فتاوی الولوالجیہ مین مذکور ہی کہ ان رفع الیدین فی رکوع
الصلوة لا يفسدها اور تاج الدین قونوی جو حنفیہ کے اماموں سے ہی رفع یدین سے نماز کے
فاسد ہونے پر ایک رسالہ تصنیف کی ہی اور اسمین لکھا ہی ولانا اجمعنا على ان كل ما
هو مفسد للصلوة لم يشرع من جنسه في الصلوة وقد شرع من جنس
الرفع في الصلوة كلها في الفرايض والواجبات والنوافل كرفع اليدين
في تكبيرة الافتتاح في جميع الصلوات وفي تكبيرات الزايدة في العيدين
ولو كان مفسدا لما شرع من جنسه في الصلوة وكذا المسلمون من الصدر
الاول الى يومنا هذا يصلون خلف من يرفع يديه في الصلوة فحل
محل الاجماع مع ان مشايخنا نصوا على متابعة الحنفي لغيره في رفع اليدين
في زوايد التكبيرات للعيدين مع انه خلاف المذهب فلو كان الرفع
مفسدا لما جوزوه یعنے اور اسلئے کہ اجماع ہی اسپر کہ جو چیز نماز واسطے مفسد ہی سو جنس
سے اسکے نماز مین مشروع نہین ہی اور مقرر مشروع ہوا ہی جنس رفع یدین سب نمازون مین
فرایض مین اور واجبات مین اور نوافل مین جیسا رفع یدین تکبیرة الافتتاح کی سب نمازون

ہین اور تکبیرات جو زاید ہین عیدین ہین اگر وہ نماز کو فاسد کرنے والا ہوتا تو مشروع نہوتا شخص
اسکا نماز ہین اسیطرح مسلمانون صدر اول سے آج کے دن تک نماز پڑھتے ہین پیچھے اس شخص
کے جو اٹھاتا ہی ہاتھون نماز مین اور یہہ بات محل اجماع ہین واقع ہی تسپر ہمارے مشایخ نے عمل
کئے حنفی کی متابعت اپنے غیر کو رفع یدین مین عیدین کے تکبیرات زایدہ مین اگرچہ وہ خلاف
مذہب ہی اگر رفع یدین فاسد کرنے والا ہوتا تو ہرگز اسکو جایز نہین رکھتے ساتوان قبلہ کی
جانب سے نہ پھرے یہہ شرط غلط ہی کسواسطیکہ شافعیہ قبلہ سے پھرنا جایز نہین رکھتے ہین
بلکہ عین قبلہ کی اصابت شافعیہ کے پاس شرط ہی مکہ مین ہو یا اسکے سوائے اور حنفیہ کے پاس
مکہ کے باشندونکے سوائے لوگ کو اصابت جہت کا کافی ہی علی القاری نے اپنے رسالہ مین
کہا ما ذکر ان الصلوۃ خلف الشافعی جایزۃ اذا کان لا یمیل عن القبلۃ
فہذا المیل لا یعرف من مذہبہم ای الشافعیۃ بل مذہبہم اضیق
فی ہذہ المسئلۃ من غیرہم فانہم یشترطون اصابۃ عین الکعبۃ
ولا یکتفون بتحری الجہۃ وفی البحر الرائق ان الانحراف المانع عندنا ان یجاوز
المشارق والمغارب کما نقلہ فی فتح القدیر فی استقبال القبلۃ والشافعیۃ
لا ینحرفون ہذا الانحراف وفی رسالۃ غایۃ التحقیق اما الانحراف فلیس مذہبہم
ای الشافعیۃ یعنے علی القاری اپنے رسالہ مین بولا جو ذکر کیا گیا کہ مقرر نماز شافعی کے پیچھے
جایز ہی جب کہ قبلہ سے نہ پھرے سو یہہ پھرنا پچھانا نہین جاتا انکے یعنے شافعیہ کے مذہب سے
بلکہ انکا مذہب اس مسئلے مین بہت تنگ ہی دوسرون کے مذہب سے کسواسطیکہ وے یعنے
شافعیہ شرط کرتے ہین اصابت عین کعبہ کی اور اکتفا نہین کرتے تحری پر جہت کی اور
بحر الرائق مین ہی کہ مقرر پھرنا جو مانع ہی ہمارے پاس یہہ ہی کہ مشارق اور مغارب کو

تجاوز کرے جیسا اسکو فتح القدیر مین استقبال قبلہ مین نقل کیٔ اور شافعیہ یہہ پھرنا نہین پھرتے
اور غایۃ التحقیق کے رسالہ مین ہی انحراف مذہب انکا یعنے شافعیہ کا مذہب نہین آٹھوان ایمان
مین شک کرنے والا نہووے یعنے انا مومن انشاء اللہ تعالی شک کے طور پر نہ کہے یہہ شرط بھی غلط
ہی کسواسطے کہ شافعیہ یہہ قول شک کے طریقہ پر ایمان مین نہین کہتے صاحب بحر وغیرہ حنفیہ
کے اماما ن اس شرط کو بسط سے رد کئے ہین احتیاج انکے نقل کلام کی نہین اما سورہ فاتحہ
کی قراءت شروع کرتے وقت بسملہ آہستہ پڑھنا قول مشہور پر حنفیہ کے پاس سنت ہی بعضے فقہاے
حنفیہ وجوب بسملہ کے قایل ہین جیسا کہ زاہدی نے اپنی شرح اور فتاوی مین ہر رکعت مین اسکے
واجب ہونے پر تصحیح کیٔ اور بولا کہ اسکے ترک سے سجدۂ سہو لازم آتا ہی ابن وہبان اپنی منظومہ
مین اسکی متابعت کی اور کہا کہ اکثر کے قول پر بسم اللہ واجب ہی اور بدایع مین یہی کہا کہ
روی المعلی عن ابی یوسف عن ابی حنیفۃ انہ یاتی بہا فی کل رکعۃ وہو
قول ابی یوسف ومحمد لان التسمیۃ وان لم یجعل من الفاتحۃ قطعا
بخبر الواحد لکن خبر الواحد یوجب العمل فصارت من الفاتحۃ عملا
فمتی لزمہ قراءۃ الفاتحۃ یلزمہ قراءۃ التسمیۃ احتیاطا یعنے معلی نے ابی یوسف سے
وہ ابی حنیفہ سے روایت کی ہی کہ انہون نے بسم اللہ ہر رکعت مین پڑھتے تھے یہہ قول ابی یوسف
اور محمد کا ہی کسواسطے کہ بسم اللہ اگرچہ نکر دانا گیا فاتحہ سے خبر واحد کے دیکھتے قطعاً لکن خبر واحد
پر عمل واجب ہی سو فاتحہ سے ہوا عمل کے دیکھتے اور جسوقت قرات فاتحہ اسکو واجب ہوئی
تو بسم اللہ پڑھنا اسکو احتیاطاً لازم ہوا انتہی اگرچہ یہہ روایتان حنفی مذہب مین مفتی بہ نہین پر
ان قائلون کے مذہب پر بسملہ پکار کر پڑھنا چاہئے اما جمہور کے قول پر اگر امام شافعی ہووے اور
بسملہ جو نزدیک اسکے فرض ہی پکار کر پڑھے تو مقتدیان کی نماز مین خلل واقع نہین ہوتا کسواسطے

که امر مجتهد فیه مین یعنا امام کا جهر سبب خلل نهین هوتا مقتدی کے نماز کو علی القاری نے اپنے رساله
مین کها اما مراعاة بعض الافعال التی هی سنة عند المخالف ومکروهة
عند غیره کرفع الیدین فی حال الانتقال وکجهر البسملة واخفائها وبسط
الیدین فی القنوت ونحوها فهذا وامثاله مما لا یمکن الجمع بینهما ولا
یتصور الخروج عند عهدة خلافهما فکل یتبع مذهبه ولا یمنع مشربه
اما رعایت کرنا بعض افعال کا جو مخالف پاس سنت هی اور اسکے غیر پاس مکروه هی جیسا رفع یدین
حالت انتقال مین اور جیسا جهر بسم الله کا اور اسکا اخفا اور هاتهون کهلے رکهنا قنوت مین اور
اسکے مانند سو یهه اور اسکے امثال از جمله ان چیزون کے هی که جنکا جمع ممکن نهین اور نکلنا انکے
خلاف کے عهده پاس سے متصور نهین هوتا سو هر ایک اپنے مذهب کی پیروی کرے اور مانع اسکے
مذهب کے نهووے انتهی لیکن فاتحه اور سورة کے درمیان بسمله پڑهنا سبب خلل او تاخیر واجب کا
جو ضم سوره هی نهین هی بلکه حنفیه پاس بیان بسمله پڑهنا امر نیک هی بحر الرایق مین کها
لا تسن التسمیة بین الفاتحة والسورة مطلقا عندهما وقال محمد تسن
اذا خافت لا ان جهر وصحح فی البدایع قولهما والخلاف فی الاستنان
اما عدم الکراهة فمتفق علیه ولهذا اصرح فی الذخیرة والمجتبی بانه ان
سمی بین الفاتحة والسورة کان حسنا عند ابی حنیفة سواء کانت
تلک السورة مقروة سرا او جهرا ورجحه المحقق ابن الهمام وتلمیذه الحلبی
لشبهة الاختلاف فی کونها آیة من کل سورة وان کانت الشبهة فی ذلک
دون الشبهة الناشیة من الاختلاف فی کونها آیة من الفاتحة یعنے مسنون نهین بسم الله فاتحه اور سوره کے درمیان مطلقا
دونو کا اور محمد نے کها مسنون هی جبکه آهسته کها نه یهه که پکار کر کها بدایع مین دونون کے قول کی تصحیح کی

اور خلاف جو مسنون ہونے مین ہی اما عدم کراہت پس متفق علیہ ہی اسیواسطے ذخیرہ اور
مجتبیٰ مین تصریح کئی ہی کہ اگر فاتحہ اور سورہ کے درمیان بسم اللہ پڑھا تو ابی حنیفہ پاس بہتر ہی
خواہ وہ سورہ آہستہ پڑھے یا جہر سے پڑھے اور اسکو ترجیح دی محقق ابن الہمام اور اس کا
شاگرد حلبی نے اسلئے کہ شبہہ ہوا اختلاف کرنے سے ہر سورہ سے آیت ہونے مین اگرچہ شبہہ
اسمین کم ہی اس شبہہ سے جو پیدا ہوا اختلاف کرنا فاتحہ سے آیت ہونے مین انتہی منح الغفار
مین بھی ایسا ہی ہی پھر جب بسملہ پڑھنا حنفیہ کے پاس مستحسن ہووے اور بغیر کراہت کے جایز ہووے
تو شافعی امام کے پکار کر پڑھنے سے حنفی مقتدی کی نماز مین کراہت لازم نہین آئی اما شافعی
جب نماز وتر فصل سے ادا کرے تو بعضون کے قول پر حنفی کی اقتدا اُس کے پیچھے درست ہی
کہتے ہین کہ سلام کے سبب سے امام نماز سے خارج نہین ہوتا ہی لیکن اکثر اسپر ہین کہ فصل کرے تو
اقتدا صحیح نہین ہوتی وصل کرے تو صحیح ہی بحر الرایق مین بولا وصحح الشارح الزیلعی
انہ لا یجوز اقتداء الحنفی بمن یسلم من الرکعتین فی الوتر وجوزہ ابو بکر الرازی
ویصلی معہ بقیۃ الوتر لان امامہ لم یخرج بسلامہ عندہ وھو مجتہد
فیہ کما لو اقتدی بامام قد رعف یعنے شارح زیلعی نے تصحیح کی کہ حنفی کی اقتدا
جایز نہین اُس شخص کے ساتھ جو دو رکعت سے وتر مین سلام پھیرا اور ابو بکر رازی نے جایز رکھا سو
باقی نماز وتر کی اسکے ساتھ پڑھے کسواسطے کہ امام نہین نکلتا اپنے سلام سے اسکے پاس اور وہ مجتہد فیہ
ہی یعنے اسمین اجتہاد کیا گیا ہی جیسا اقتدا کیا امام کی جو نکسیر پھوٹی ابو حنیفہ پاس وتر واجب ہنا
اور شافعی اور صاحبین پاس سنت موکدہ ہونا نفل پڑھنے والے کی اقتدا فرض پڑھنے والے کے
ساتھ لازم نہین آئی فتح القدیر مین بولا قال الشیخ الامام الجلیل ابو بکر محمد بن
الفضل یصح الاقتداء بمن یری سنیۃ الوتر لوجود اصل نیۃ الوتر

یعنے الشیخ الامام الجلیل ابوبکر محمد بن الفضل بولا صحیح ہووے اقتدا اس سے جو دیکھتا ہی سنون ہونا
وترکو کیونکہ اصل نیت وترکی اس مین موجود ہی و فی فتاوی قاضی خان ولو ان حنفی
المذہب اقتدی فی الوتر بمن یری مذہب ابی یوسف ومحمد قال الشیخ
الامام ابوبکر محمد بن الفضل صح اقتداءہ لان کل واحد منہما یحتاج الی نیۃ
الوتر فلم یختلف بینہما یعنے فتاوی قاضی خان مین ہی اگر حنفی المذہب اقتدا کیا وتر مین
اسکی جو دیکھے مذہب ابی یوسف اور محمد کا تو الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل بولا اقتدا اسکی صحیح
ہوئی کس واسطے کہ ہر یک ان دونون سے محتاج ہوگے نیت وتر طرف سو دونون کے بیچ اختلاف
نہوا و فی البحر الرایق ولو اقتدی من یری وجوب الوتر بمن یری سنیتہ
یصح للاتحاد ولا یختلف باختلاف الاعتقاد یعنے بحر الرایق مین ہی اگر اقتدا کیا وہ
جو دیکھتا ہی وتر کے وجوب کو اسکے ساتھ جو اسکی سنیت کو دیکھے تو اتحاد کے سبب یعنے اتحاد نیت
کے سبب نماز صحیح ہوگی اور اعتقاد کے اختلاف سے مختلف نہوگی وقال فی باب الوتر ان المذہب
الصحیح صحۃ الاقتداء بالشافعی فی الوتر ان لم یسلم علی راس الرکعتین وعدمہا
ان سلم یعنے اور کہا صاحب بحر الرایق باب الوتر مین مقرر مذہب صحیح پر شافعی کی اقتدا کرنا وتر
مین صحیح ہی اگر دو رکعت پر کہ سلام نہ پھیرا اگر سلام پھیرا تو اسکی اقتدا صحیح نہین انتہی وقال
ایضا واشتراط المشایخ لصحۃ اقتداء الحنفی فی الوتر بالشافعی ان لا یفصلہ
علی الصحیح مفید لصحتہ اذا لم یفصلہ اتفاقا اور کہا بحر الرایق مین شرط کرنا مشایخ
کا اقتدا حنفی کی صحیح ہونے واسطے وتر مین شافعی کے ساتھ جو فصل نہین کرتا صحیح قول پر فائدہ
اسکی صحت کا بخشتا ہی جب کہ فصل نکرے یہہ بالاتفاق ہی اور بعضے اس اختلاف سے چھوٹنے
واسطے کہتے ہین کہ مطلق وتر کی نیت کرے وجوب یا سنت سے مقید نکرے لیکن صاحب بحر الرایق

اسکو مسلم نہین رکھا اور کہا والذی ینبغی ان یفھم من قولھم انه لاینوی انه واجب انه لا یلزمه تعیین الوجوب لا ان المراد منعه من ان ینوی وجوبه لانه لا یخلو اما ان یکون حنفیا او غیره فان کان حنفیا فینبغی ان ینوی به ای بوجوبه لیطابق اعتقاده وان کان غیره فلا یضره تلک النیة ای نیة السنیة فان من المعلوم ان انتفاء الوصف لا یوجب انتفاء الاصل وھو صلوة الوتر ھھنا وقد کان یخرج به عن العھدة یعنے فقہا کے قول سے کہ مقتدی نیت نکرے واجب کی سزاوار یہہ ہے کہ سمجھے وجوب کو متعین کرنا لازم نہین نہ یہہ کہ وجوب کی نیت سے اسکو منع کرنا مراد نہین کیا واسطے کہ خالی نہین اس سے کہ امام حنفی ہوگا یا اسکے سوا اگر حنفی ہو تو سزاوار ہے کہ نیت اسکی یعنے وجوب کی کرنا تا مطابق ہووے اسکے اعتقاد کو اور اگر حنفی نہو تو وہ نیت یعنے سنیت کی نیت اسکو ضرر نہین دیتی کیونکہ معلوم ہے کہ وصف کی انتفا اصل جو یہان نماز وتر ہے اسکی انتفا کو موجب نہین مقرر نکلا اس سے یعنے نیت سنت سے عہدہ سے انتہی پھر جب صحیح مذہب پر حنفی کی نماز وتر درست نہین ہوتی تو شافعی کو ضرور ہے کہ وتر کی تینون رکعت وصل سے ادا کرے کسواسطے کہ شافعیہ کے پاس فصل اور وصل ہر دو تین جایز ہین بلکہ زیادتی جماعت پر نظر کرتے اسکو وصل افضل ہے اور اختلاف مومنان مین خصوصا نماز کی جماعت جو ایک مسجد مین اور ایک مکان مین اور ایک وقت بین آدمیان دو گروہ ہو کر شافعیہ علیحدہ اور حنفیہ علیحدہ ہو کر نماز گذارنا بدترین بدعات سے ہوگا امام الغزالی نے احیاء مین فرمایا و فی الافضل اے وصل الوتر افضل او الفصل فیه خلاف فقیل ان الایتار برکعة فردة افضل و قیل الوصل افضل للخروج عن شبھة الخلاف لاسیما

للامام اذ قد یقتدی به من لا یری الرکعة الفردة صلوٰة یعنے ملا کر وتر
کا افضل ہی یا جدا پڑھنا سو اس مین اختلاف ہی بعضے کہے وتر پڑھنا ایک رکعت سے جو
جدی ہی افضل ہی بعضے کہے شبہ خلاف سے نکلنے کے واسطے وصل یعنے ملا کے پڑھنا افضل ہی
خصوصًا امام کو کیونکہ کدھی اقتدا اسکی وہ شخص کرتا ہی جو رکعت واحد کو نماز نہین دیکھتا ہی
شافعی ماہ رمضان کے اخیر مین رکعت اخیرہ مین رکوع کے بعد قنوت پڑھتا ہی ایسا ہی
رکعت اخیر مین نماز صبح کے قنوت پڑھتا ہی سو حنفی کو چاہئے نماز وتر مین امام کی متابعت
کرکے رکوع کے بعد قنوت پڑھے اور صبح کی نماز مین چپ رہے مختصر الوقایہ مین ہی یتبع
ای المؤتم القانت بعد رکوع الوتر لا القانت فی الفجر بل یسکت
یعنے اور متابعت کرے یعنے ماموم قنوت پڑھنے والیکی بعد رکوع وتر کے نہ نماز فجر مین
قنوت پڑھنے والیکی بلکہ خاموش رہے اور تنویر الابصار اور اسکی شرح در المختار مین ہی
یاتی الماموم بقنوت الوتر ولو لشافعی یقنت بعد الرکوع لانه
مجتهد فیه لا الفجر لانه منسوخ بل یقف ساکنا علی الاظهر مرسلا
یدیه یعنے لے آوے ماموم قنوت وتر کو اگرچہ امام شافعی رہے اور قنوت بعد وتر کے پڑھے
کیونکہ وہ مجتہد فیہ ہی نہ قنوت فجر کو کیونکہ وہ یعنے قنوت فجر منسوخ ہی بلکہ چپ کھڑے
رہے قول اظہر پر دونوں ہاتھ چھوڑا ہوا اور بحر الرائق مین ہی لا یتبع المؤتم الامام
القانت فی الصلوٰة الفجر وهذا عند ابی حنیفة ومحمد وقال ابو یوسف
یتابعه لانه تبع الامام والقنوت مجتهد فیه ولهما انه منسوخ
فصار کما لو کبر خمسا فی الجنازة حیث لا یتابعه فی الخامسة واذا لم
یتابعه فیه قیل یقعد تحقیقا للمخالفة لان الساکت شریک

الداعي بدليل مشاركة الامام في القراة واذا قعد فقدت المشاركة
ولا يقال كيف يقعد تحقيقا للمخالفة وهي مفسدة للصلوة لان
المخالفة فيما هو من الاركان او الشرايط مفسدة لا في غيرها قال في
الهداية والاظهر وقوفه ساكتا وصححه قاضي خان وغيره لان
فعل الامام يشتمل على مشروع وغيره فما كان مشروعا يتبعه فيه
وما كان غير مشروع لا يتبعه كذا في العنايه وقد يقال ان طول
القيام بعد رفع الراس من الركوع ليس بمشروع فلا يتابعه فيه
انتهى كلام البحر اقول يمكن ان يجاب بان طول القيام بعد
رفع الراس من الركوع مشروع في الجملة وهو ان نزل بالمسلمين
نازلة كما وردت الاخبار بذلك فلا باس بالمتابعة فيه يعنے متابعت
نکرے موتم امام کی جو قنوت پڑھتا ہے نماز فجر مین یہہ ابو حنیفہ اور محمد کے پاس ہے اور
ابو یوسف نے فرمایا متابعت کرے اسکی کیونکہ وہ تابع ہے امام کا اور قنوت مجتہد فیہ
ہے دلیل دونون کی یہہ ہے کہ قنوت منسوخ ہے سو اسطرح ہوا کہ اگر جنازیکی نماز مین
پانچ تکبیر کہے تو متابعت اسکی پانچوین مین نہین کرتے ہین اور جب متابعت اسمین
نہین کیا تو بعضون نے کہا بیٹھ جاوے مخالفت تحقیق ہونے واسطے کیون کہ
خاموش ہے بینوالا شریک دعا کرنے والے کے ہے دلیل سے قرات مین امام سے مشارک
ہونیکے اور جب بیٹھ جاوے تو جاتی رہیگی شرکت اسپر اشکال ہوگا کہ کسطور سے
بیٹھے حالانکہ مخالفت اسمین متحقق ہے اور یہہ یعنے بیٹھنا مفسد نماز ہے کیون کہ
مخالفت ان امور مین جو ارکان سے یا شرایط سے ہو مفسد ہے نہ اسکے غیر مین

کہا ہدایہ مین اظہر یہہ ہی کہ چپ کھڑے رہے تصحیح کی اسکو قاضی خان وغیرہ نے کیونکہ امام کا فعل
شامل ہی مشروع اور غیر مشروع پر پس جو مشروع ہو اسمین متابعت کرے اور جو چیز غیر مشروع
ہو اسمین متابعت نکرے ایسا ہی عنایہ مین ہی کبھی یون کہتے ہین کہ رکوع سے سر اٹھائے بعد
طول قیام مشروط نہین پس اسمین متابعت نکرے امام کی تمام ہوا کلام بحر الرائق کا مین
کہتا ہون یعنے مولف رسالہ فرمایا ہی ہو سکتا ہی جواب یون دیا جاوے کہ رکوع سے سر
اٹھائے بعد طول قیام فی الجملہ مشروع ہی وہ یہہ ہی کہ اگر مسلمانون پر کوئی آفت اترے
جیسا کہ اخبار اس پر وارد ہین تو اسمین متابعت کرنا مضایقہ نہین نصف اول ماہ رمضان
مین شافعی نماز وتر مین جو قنوت نہین پڑھتا ہی مقتدی حنفی کیا کیا چاہیئے سو خصوص
یہہ جزی نظر مین نہ آئی لیکن عموم مسئلہ سے خانیہ وغیرہ کے معلوم ہوتا ہی اگر مقتدی کو قنوت
پڑھنے سے رکوع چھوٹ جانیکا اندیشہ ہو تو رکوع کرے اگر نہین تو قنوت پڑھکر رکوع مین
جاوے قاضی خان نے کہا ولو رکع الامام فی الوتر ولم یقرا المقتدی شیأ من
القنوت ان خاف فوت الرکوع فانه یرکع وان کان لا یخاف یقنت
ثم یرکع یعنے اگر رکوع کرے امام وتر مین اور نہ پڑھے مقتدی کچھ ایک قنوت سے پھر اگر
اندیشہ کیا رکوع فوت ہو جانیکا تو رکوع کرے اگر اندیشہ نہووے یعنے رکوع فوت
ہونیکا تو قنوت پڑھے بعد رکوع مین جاوے عالمگیریہ مین وجیز کردری سے نقل کی کہ خمسة
اشیا اذا ترک الامام ترک المقتدی ایضا فذکر منها القنوت اذا خاف
فوت الرکوع وفیه عن الخلاصة وان کان لا یخاف ای فوت الرکوع
یقنت ثم یرکع یعنے پانچ چیزین جب امام چھوڑ دیا تو مقتدی بھی چھوڑ دیوے سو ذکر کیا
ان پانچ سے قنوت جب کہ اندیشہ کیا رکوع فوت ہو جانیکا اور اسی مین خلاصہ سے لکھا ہی کہ

اگر ہووے کہ نہین خوف کرتا ہی یعنے فوت ہونا رکوع کا تو قنوت پڑھے بعد رکوع کر
معلوم کیجئے کہ پورا قنوت جو مشہور ہی پڑھکر امام کے ساتھہ رکوع مین شریک ہونا دشوار
ہی سو شافعی رکوع کو دراز کرے یا مقتدی اوّل قنوت کو تین بار پڑھے وہ یہہ ہی اللّٰہم
ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ الآیۃ اللّٰہم اغفرلی تین بار کہے بحرالرایق مین کہا
یجوز لمن یعرف الدعاء المعروف ای فی القنوت ان یقتصر علی واحد
مما ذکر یعنے اللّٰہم ربنا الآیۃ او اللّٰہم اغفرلی لما علمت ان ظاہر
الروایۃ عدم توقیتہ یعنے جایز ہی اس شخص کو کہ جانتا ہی دعاے معروف یعنے قنوت
مین اقتصار کرنا ایک پر ان دونون دعاؤن سے جو ذکر کئے گئے یعنے اللّٰہم ربنا الآیہ یا اللّٰہم اغفرلی
اسلئے کہ تا معلوم کیا ظاہر روایت یہہ ہی توقیت قنوت کی نہین حنفی کی اقتدا شافعی کے
ساتھہ عیدین کی نماز مین بھی بلاکراہت جایز ہی سو مقتدی حنفی کو چاہئے عدد تکبیرات مین
جو پہلی رکعت مین سات تکبیر ہین سواے تکبیرۃ الاحرام کے اور دوسری رکعت مین پانچ تکبیر
ہین سواے تکبیرۃ القیام کے امام کی متابعت کرے اور محل تکبیرات مین جو دونون رکعت
مین قراءت کے آگے ہین متابعت کرے وصف کے اختلاف سے جو شافعیہ کے پاس سنت مؤکدہ
ہی اور ابی حنیفہ کے پاس واجب ہی اصح مذہب پر مضایقہ نہین سراج الوہاج مین کہا لو کان
الامام یری مذہب ابن عباس و القوم یرون مذہب ابن مسعود
او علی العکس تابعوہ و فی الفتح القدیر الماموم یتبع الامام و ان خالف
رائہ لانہ بالاقتداء حکم علی نفسہ فیما یجتہد فیہ یعنے اگر امام دیکھے
مذہب ابن عباس کو اور قوم دیکھے مذہب ابن مسعود کو یا برعکس تو امام کی متابعت کرے
اور فتح القدیر مین ہی کہ ماموم متابعت کرے امام کی اگرچہ خلاف کرے اسکی راے کو

کیونکہ وہ بسبب اقتدا کے حکم اسکا اپنی ذات پر از جملہ اُن چیزون کے ہی جو مجتہد فیہ ہی
اور صاحب البحر اور منح الغفار نے نقل کئے کہ ان الاقتداء فی العیدین بالشافعی
صحیح ولم یرد فیہ خلاف مع انہ سنۃ عند الشافعی و واجب
عندنا و فی العینی شرح الکنز وعمل العامۃ الیوم علی قول ابن عباس
لان بنیہ الخلفاء کانوا یامرون بذلک یعنے اقتداء عیدین مین شافعی
کے ساتھ صحیح ہی اور خلاف اسمین وارد نہوا باوجود یکہ نماز عیدین سنت ہی شافعی کے
نزدیک اور واجب ہی ہمارے پاس اور عینی شرح کنز مین ہی کہ عمل عام کا آج روز ابن
عباس رضی اللہ عنہما کے قول پر ہی کیونکہ بچے آپ کے جو خلفا ہوے اس کا حکم کرتے تھے سورۂ حج
کے دوسرے سجدہ کا حکم جو جزو اقترب کے آخر مین وافعلوا الخیر لعلکم تفلحون کے پاس
ہی شافعیہ پاس مستحب ہی اور حنفیہ کے پاس اسمین سجدہ نہین سو امام حنفی کی متابعت واسطے
مقتدی شافعی اسکو ترک کرے اگر امام شافعی ہی اور اس جاے سجدہ کرے تو مقتدی حنفی
اسکی متابعت واسطے سجدہ کرنا یا منتظر کھڑا رہنا دونوں احتمال ہین طحطاوی کہا کہ سجدہ
کرے چنانچہ بحر الرائق کی عبارت جو تجنیس طرف منسوب کیا ہی اولا نقل کیا کہ التالی والسامع
ینظر کل منہما الی اعتقاد نفسہ فالسجدۃ الثانیۃ فی سورۃ الحج لیست
بموضع السجدۃ عندنا خلافا للشافعی لان السامع لیس بتابع للتالی
تحقیقا حتی یلزمہ العمل برائہ لانہ لاشرکۃ بینہما یعنے تلاوت کرنے والا اور
سننے والا نظر کرے ہر ایک انمین سے اپنی ذات کے اعتقاد طرف سو سجدۂ ثانیہ سورۂ حج
مین موضع سجدہ کا نہین نزدیک ہمارے برخلاف شافعی کے کیونکہ سننے والا نہین تابع تلاوت
کرنے والے کا تحقیقا یہان تک کہ لازم ہووے اسکو عمل اپنی راے سے کیونکہ شرکت ان دونون کے درمیان

نہین طحطاوی کہتا ہی قوله لا شرکة بینہما ظاهره ان ذلك خارج الصلوٰة
اما اذا کان فی صلوٰة وسجد لثانیة الحج تبعه لوجود المشارکة یعنے قول
اُسکا یعنے صاحب بحر کا لا شرکة بینہما ظاہر اسکا یہہ ہی کہ عدم شرکت خارج نماز ہی
اما جب نماز مین ہووے اور سجدۂ ثانیہ سورۂ حج کا کرے تو اسکی متابعت کرے کیونکہ مشارکت
پائی گئی اور صاحب فتح القدیر کی دلیل جو سابق مذکور ہوی کہ انه یتبع الامام وان خالف
رأیه لانه بالاقتداء حکمه علی نفسه فیما یجتهد فیه یعنے مقرر وہ متابعت
کرے امام کی اگرچہ خلاف ہووے اسکی راے کیونکہ وہ اقتدا سے حکم اسکا اپنی ذات پر گیا جملہ امور
مجتہد فیہ ہی اس قول کو تائید بخشتی او محتمل ہی کہ سجدہ نہین کرے جیسا پانچوین تکبیر مین جنازے
کے اور اسکے مانند متابعت نہین کرتے اسپر دلیل مسئلہ عنایہ ہی جو مذکور ہوا ان فعل الامام
یشتمل علی مشروع وغیره فما کان مشروعا یتبعه فیه وما کان غیر
مشروع لا یتبعه یعنے فعل امام کا شامل ہوتا ہی مشروع اور غیر مشروع پر جو چیز مشروع
ہی اسمین متابعت کرے اور جو مشروع نہین نہ کرے اور عالمگیریہ مین وجیز کردری سے ۷ متابعت ۴۵
نقل کی کہ اربعة اشیاء اذا تعمد به الامام لا یتابعه المقتدی زاد فی صلوٰة
سجدة عمدا الخ یعنے چار چیزین جب عمدا کرے اسکو امام تو متابعت نکرے مقتدی
اسکی زیادہ کیا نماز مین سجدہ عمدا الخ پھر جب عتبار مقتدی کے عقیدہ کو ہی امام کے تو بموجب
اسکے اعتقاد کے یہہ سجدہ عمدا زایدی سو امام کی متابعت اسمین نکرے سورۂ صاد کا سجدہ
جو نزدیک شافعیہ کے صلوتیہ نہین اور ادا کرنا اسکا نماز مین مفسد نماز ہی سو امام حنفی ہووے
اور وہ سجدہ بجالاوے تو مقتدی شافعی سجدہ نکرے امام کی انتظار مین کھڑا رہے مفارقت
کی نیت کرکے امام سے جدا ہو جاوے اور نماز اپنی تمام کرے اگر امام شافعی ہی تو سجدہ کے

موقع مین رکوع کرے تا سجدہ جو مقتدیان کے عقیدہ مین واجب ہی ادا ہووے کسواسطے
کہ حنفیہ پاس رکوع سجدے کے قایم مقام ہوتا ہی حنفی جب امامت کرتا ہی تو ان جگہون مین جو
شافعی کی نماز اس سے باطل ہوتی ہی احتیاط کرے یے چند چیز ہین پہلا سواے پانی کے طہارت
نہ کرے دوسرا آب جاری جو جری اُسکا قلتین سے کم ہی اور اسمین نجاست پڑی ہی طہارت
نہ کرے تیسرا وضو اور غسل مین نیت کرے چوتھا وضو مین ترتیب کی رعایت کرے پانچوان
کہ دست اور سر انگشتان سے ذکر کو اور حلقۂ دبر کو چھینے سے وضو از سر نو کرے چھٹوان
عورت مشتہات جو نامحرم ہی اُسکے چھینے سے وضو کرے ساتوان باوذکر سے نکلنے سے
وضو کرے آٹھوان اقلف یعنے ختنہ نہیں ہوا سو مرد غسل کے وقت قلفہ مین پانی پہنچاوے
نوان منی نکلنے سے غسل کرے اگرچہ جدا ہونے وقت دفق و شہوت نہو دسوان اٹھانے والا
نجاست مغلظہ کا جو مقدار درہم سے کمتر ہی اور مخففہ کا جو پاو کپڑے سے کمتر ہی نہووے
کسواسطیکہ شافعیہ کے نزدیک مطلق نجاست نماز کی مانع ہی مگر جو معفو عنہ ہووے مکھی کے گو سے
اور مانند لہو پسو اور مچھر کے اور لہو اپنے دمل اور پھوڑے کے اور تھوڑا خون اجنبی سے اور تھوڑا
راستے کے کیچڑ سے گیارہوان چمڑا جو آفتاب کی گرمی اور مٹی سے اسکو دباغت کئے ہین اور
اسکو دباغت حکمی کہتے ہین نماز مین مستعمل نہووے بارھوان کتے کا چمڑا جو دباغت حقیقی سے
اسکو دباغت کئے ہین نماز مین مستعمل نہووے تیرہوان مانند ہاتھی دانت کے جو شافعیہ کے نزدیک
نجس ہی حامل نہووے چودھوان جہان تک مصلی کا بدن اور کپڑا پہنچتا ہی وہان تک پاک رہے
کسواسطیکہ ابوحنیفہ کے نزدیک فقط دونون قدم کی جگہہ ایسا ہی اصح روایت پر سجدے کی جگہ
پاک رہنا کافی ہی دونون ہاتھ اور گھٹنون کی جگہہ پاک رہنا شرط نہین پندرھوان بدن اور
کپڑے کو کتے اور سور کی نجاست سے سات بار جو ایکبار اسمین مٹی سے ہو دہووے سولھوان

ہو جو رنگ اسکا غالب ہو منھ سے نکلے تو منھہ دہووے سترہوان چاقو اور اسکے مانند اگر نجس
ہووے اور نجاست اسکے پونچھکے دور کئے ہین تو انکو نہ اٹھاوے بدون دھونیکے اٹھارہوان جب موق
یعنے موزہ پر موزہ پہنکے مسح نکرے انیسوان پھٹے ہوے موزے پر اگرچہ تھوڑا اچھا ہو مسح نکرے
بیسوان ایکرات دن تمام ہونے کے آگے مقیم سفر کرے تو تین شبانہ روزی کا مسح جو مسافر کو
ہی نکرے اکیسوان ایک تیمم سے ایک نماز فرض سے زیادہ ادا نکرے بائیسوان مانند سرتال
اور گندک کے تیمم نکرے اور مٹی سے جو تھوڑا آٹا اسمین ملا ہی بھی تیمم نکرے تیئسوان وقت نماز
کے آگے تیمم نہ کیا ہووے چوبیسوان حنفیہ کی ظاہر روایت پر عید اور جنازے کی نماز فوت ہونے
کے اندیشہ سے امام تیمم نکیا ہووے پچیسوان وضو کے اکثر اعضا زخمی اچھے یا برعکس تو وضو یا تیمم
سے ایک پر اقتصار نکرے بلکہ وضو و تیمم دونون مین جمع کرے چھبیسوان تیمم مین ترتیب نگاہ
رکھے ستائیسوان وضو مین عضو بیمار دھوتے وقت تیمم کرے یعنے جب کوئی شخص وضو کرے
اور ہاتھ اسکا مثلاً بیمار ہی تو ہاتھ دہوتے وقت تیمم کرے آگے یا پیچھے کیا تو تیمم صحیح نہین اٹھائیسوان
اگر اعضاء وضو پر پٹی اچھے تو پٹی کے مسح کو اور تیمم کو جمع کرے انتیسوان تیمم کرنے والا اور پٹی پر
مسح کرنے والا جس جگہہ اعادہ اور قضاء نماز اسپر واجب ہی امامت نکرے تیسوان عین کعبہ سے
منحرف ہووے کسواسطیکہ حنفیہ پاس جو کوئی کعبہ کا مشاہدہ نہین کرتا ہی اس شخص کے حق مین
جہت قبلہ کا استقبال بس ہی اگرچہ اسمین عین کعبہ سے انحراف حاصل آوے پر مغارب یا مشارق
کی مجاوزت نہونی ہی اکتیسوان تکبیر تحریمہ اور نیت کے درمیان مقارنت کرے بتیسوان
تکبیر تحریمہ سے نماز شروع کرے اگر تسبیح او تہلیل سے نماز شروع کیا تو اقتدا شافعی کی
صحیح نہین تینتیسوان قدرت ہونے پر لفظ تکبیر کو دوسری زبان سے ترجمہ نکرے چوتیسوان ہر
رکعت مین سورہ فاتحہ بسم اللہ کے ساتھہ تشدیدات اور مخارج وغیرہ کی رعایت سے پڑھے

ایسا ہی نماز جنازہ مین پہلی تکبیر کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھے پینتیسوان سورۂ فاتحہ پڑھنے سے
عاجز ہووے تو ترجمہ اسکا نکرے کسواسطیکہ حنفیہ پاس عاجز کا ترجمہ بالاتفاق صحیح ہی اگر
کوئی کہے جب کسی نے سورۂ فاتحہ درست نہ پڑھا تو وہ امّی ہی اور اقتدا قاری کی امی کے
ساتھہ صحیح نہین پھر حاجت اس شرط کی نرہی جواب یہہ ہی یہہ صورت اُن دو شخص کے حق مین
ہی جو دونون سورۂ فاتحہ کے پڑھنے سے عاجز ہین پس اگر حنفی عاجز ترجمہ کرے تو شافعی عاجز کی
اقتدا اسکے ساتھہ صحیح نہین چھتیسوان اعتدال یعنے رکوع سے اٹھنے اور رکوع مین آرام لینے کو ایسا ہی
دونون سجدون مین بیٹھنے اور آرام لینے کو نہ چھوڑے کسواسطیکہ حنفیہ پاس یہ افعال واجب
ہین اسکے ترک سے نماز فاسد نہین ہوتی پھر واجب الاعادہ ہی سینتیسوان تشہد اخیر پڑھنے کو
نہ چھوڑے کسواسطیکہ حنفیہ کے نزدیک تشہد اخیر مین بیٹھنا فقط رکن ہی تشہد کا پڑھنا رکن نہین
ارتیسوان نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تشہد اخیر مین درود پڑھنے کو اور اس مین بیٹھنے کو نچھوڑے
انتالیسوان تشہد اور درود مین ترتیب ترک نکرے چالیسوان لفظ سلام سے نماز سے خارج
ہووے ایکتالیسوان رکوع مین یا سجدے مین نہ سووے کسواسطیکہ شافعیہ پاس نیند اس حالت
مین نماز کو باطل کرتی ہی بخلاف حنفیہ کے بیالیسوان دانتون مین کچھہ اٹکے تو اسکے نگلنے سے
پرہیز کرے اگرچہ چنے کے ایک دانہ کے مقدار سے بھی کمتر ہو ایسا ہی لعاب منھہ سے نکلا اور ظاہر لب
پر پہنچا پھر اسکو بیت مین لیگیا یا بلغم یا دماغ سے اُترا اور اخراج اُسکا ممکن ہونے پر اُسکو
نگل گیا یا خون دانتون سے نکلا اگرچہ خون غالب نہووے نگلا تو یہہ سب امور نماز کو باطل کرتے
ہین امام کو چاہیے ان امور مین مقتدی کی رعایت کرے ترتالیسوان مثل پگڑی اور چادر کے
کو ریہ جو پہنا ہی اگرچہ رقیق ہو سجدے کے وقت پیشانی پر حائل نہووے چوتالیسوان شافعیہ پاس
شرمگاہ مرد کی نماز مین ناف اور گھٹنے کے درمیان ہی اور تیقن واسطے کچھہ ایک ناف اور زانو سے

ڈھانپنا فرض ہی حنفیہ کے نزدیک ناف کے نیچے سے گرہ کے نیچے تک ڈھانپنا ہی سو حنفی
جب امام ہوا تو کچھ ایک ناف سے ڈھانپنا ہی تا شافعی کی اقتدا صحیح ہووے بیئناالیسوان
مسافر ایام سفر مین کسی جاے اقامت کیا تو چار روز سے زیادہ قصر نکرے اگر حاجت
حاصل ہونیکی امید مین منتظر ہی تو اٹھارا دن سے زیادہ قصر نکرے چھتالیسوان نماز جمعہ مین
خطبہ کے شروط اور ارکان بجا لاوے سو حمد وصلوٰة اور وصیت بتقوی دونون خطبون مین
کرے اور ہر دو خطبہ سے ایک مین کلام اللہ کی آیت پڑھے اور دوسرے خطبہ مین مومنین
واسطے دعا کرے اور خطبہ عربی پڑھے اور دونون خطبہ کھڑے رہکر پڑھے اور دونون خطبے کے
درمیان بیٹھے اور ہر دو خطبہ کو چالیس مرد جو جمعہ انھون سے منعقد ہوتی ہی سنے اگر ایک بھی
ان چیزون سے بجا نہ لاوے تو جمعہ شافعی کی درست نہو گی سینتالیسوان نماز مین بات نکرے
ایسی جو اس سے دو حرف نکلے یا ایک حرف جو اسکو معنی رہے اگرچہ رونے سے نکلے مخفی نہو کہ حنفیہ
شافعی کی اقتدا مین اور شافعیہ حنفی کی اقتدا مین اس شرط کو ذکر کرتے ہین سو بعضے جزئیات
کے نظر کرنے ہی نہین تو باتفاق ہر دو مذہب کے نماز بات کرنے سے باطل ہوتی ہی تفصیل ہر دو
مذہب کی یہہ ہی کہ شافعی کے پاس اگر کوئی شخص نماز مین بات کرے ایسا جو دو حرف اس سے نکلے
یا ایک حرف معنی دار نکلے جیسے فِ قِ عِ لِ طِ یا ایک حرف ممدود اگرچہ معنی دار نہووے
جیسے آ تا شا تو نماز باطل ہوتی ہی گر کھنکارنے سے یا رونے سے یا ہنسنے سے یا پھونکنے سے
یا کھنگ سے یا چھینک سے دو حرف ظاہر ہووین تو نماز باطل ہوتی ہی اگر ایک حرف ظاہر ہووے
تو نماز باطل نہین ہوتی اگر سبقت لسان سے یا فراموشی سے بات کیا یا قریب اسلام لایا تھا
جہل سے بات کیا پھر وہ بات تھوڑی تھی تو مضایقہ نہین بہت تھی تو نماز باطل ہوتی ہی کھنکارنا
اور رونا وغیرہ جو مذکور ہوا سو غلبہ کے سبب سے تھا تو مضایقہ نہین ایسا ہی قرأت واجب بغیر کھنکارنے کے

نا ممکن نہو تو کھنکارنا جایز ہی پکار کے پڑھنے واسطے کھنکارا تو نماز باطل ہی اگر نظم
آن سے تفہیم کے ارادے سے بات کیا مثلاً کسینے گھر مین آنیکا حکم چاہا اسکو کہا ادخلوها
سلام آمنین پھر اُسکے ساتھ قرآن پڑھنے کا قصد کیا تو نماز باطل نہین ہوتی اگر
رات کا قصد نہین کیا فقط تفہیم کا قصد کیا یا کوئی چیز کا قصد نکیا نہ تفہیم کا نہ قرات کا
تو نماز باطل ہوتی ہی نماز مین ذکر اور دعا کیا تو نماز باطل نہین ہوتی بشرطیکہ وہ دعا جایز
ہووے اگر محرم دعا کیا یا عربی زبان کے سواے دعا کیا اگرچہ عربی دعا سے عاجز ہووے نماز باطل ہوتی
یسا ہی جو دعا کہ اسمین اللہ کے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے غیر کو اُسمین خطاب ہووے تو نماز
طل ہوتی ہی مثلاً چھینکنے والے کو رحمک اللہ کہا ابی حنیفہ کے مذہب کی تفصیل اسباب مین
یہ ہی بات خواہ عمداً ہو یا فراموشی سے یا خطا سے خواہ کم ہو یا بہت خواہ نماز کی درستی
اسطے ہو یا نہین خواہ تحریم کا جاننے والا ہو یا نہین نماز کو باطل کرتی ہی اور اقل کلام دو
ف ہین یا ایک حرف معنی دار ہی جیسے ع اور قِ اور دعا جو ہم بات کرے سا ہی یعنے دعا
یسی کرنا جو بندون سے ویسا سوال ممکن ہی تو نماز باطل ہوتی ہی مثلاً کہے اللهم
طعمنی اللهم اقض دینی اللهم اعطنی فلانة اگر بندون سے ویسی چیز
لب کرنا محال ہی مثلاً عافیت اور مغفرت اور رزق طلب کیا تو نماز باطل نہین ہوتی خواہ وہ دعا
نے واسطے ہو یا دوسرے کے واسطے درد یا مصیبت واسطے سانس بھرایا نالہ کیا یا بلند آواز سے
رویا تو نماز کو مفسد ہی اگر جنت یا دوزخ کی ذکر سے ہی تو نماز کو مفسد نہین تنحنح یعنے کھنکارنا
بغیر عذر کے ہی مفسد ہی عذر سے ہی تو مفسد نہین اور اگر بغیر عذر کے غرض صحیح واسطے ہی جیسا
ت واسطے آواز اچھا ہونا کرکے یا آپ نماز مین ہی سو معلوم کرانے واسطے یا امام کو
لطا سے آگاہ کرنے واسطے تو اسمین خلاف ہی صحیح وہ ہی نماز فاسد نہین ہوتی اگر عمالی

ا؎ یعنی جھاڑو
اسمین سلامتی
سے خالص جی سے
ء یعنی ای
بارضدایا پیٹ بھرا
مثلاً ای
سے اسکو بلا اذکار
بارضدایا ای
قرض ادا ای
بارضدایا دے
بیچ فلانی عورت

دیا یا چھینکا اور اس سے آواز حروف کے ساتھ نکلا تو نماز فاسد نہین ہوتی اگر چھینکنے والے
کو یرحمک اللہ جواب دیا تو نماز فاسد ہوتی ہی اگر خبر بد کے جواب مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا
اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہے تو نماز فاسد ہوتی ہی ایسا ہی جو چیز کہ اس سے جواب کا یا خطاب کا قصد
ہووے سو مفسد نماز ہی مثلاً کوئی شخص پوچھا ءَاِلٰہٌ مَّعَ اللّٰہِ تو جواب مین کہا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
یا کوئی شخص کہا کیا مال تیرا ہی تو جواب مین کہا وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ یا کہا کدھر سے
آیا تو جواب مین کہا وبئر معطلة وقصر مشید یا کوئی شخص نام اسکا موسی یا یحیی
ہی اسکو کہا ما تلک بیمینک یا موسی یا یحیی خذ الکتاب بقوة تو نماز فاسد
ہوتی ہی اگر اللہ کا نام سنا اور جل جلالہ کہا یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا اور درود بھیجا
یا امام کی قرأت سنکے صدق اللہ ورسولہ کہا اور اس سے جواب کا قصد کیا تو نماز باطل
ہوتی ہی اگر ان تمام سے جواب کا قصد نہین کیا تو نماز فاسد نہین ہوتی اگر جواب کے ارادے
ساتھ قرأت کا یا امید ثواب کا ارادہ ضم کیا تو بھی نماز فاسد ہوتی ہی غیر امام پر اپنے فتح یعنے
لقمہ دینا مفسد ہی اگر مصلی غیر مقتدی سے لقمہ لیا تو نماز اسکی فاسد ہوتی ہی ہر دو مذہب کے
مسایل ملاحظہ کرنے سے احتیاط کے موقع ظاہر ہوتے ہین تفصیل کی احتیاج نہین

واللہ الہادی الی الصواب وصلی اللہ تعالی
علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ
وسلم

کتبہ محمد عبد العزیز عفی عنہ

یہہ کتاب رجسٹری کرکے مطبوع ہوی ہی جو کوئی آیندہ بے اجازت طبع کرواوے جواب دینا پڑیگا

صحت نامۂ ترجمۂ رسالۂ شروط اقتدا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۴	واحب	واجب	۱۹	۱۷	قوت	فوت
۳	۱۱	حتیاط۔ عدد	احتیاط۔ عدم	ایضا	ایضا	لحاف	بخاف
ایضا	۱۳	اورردر	اوردر	۲۰	۴	اللہم	یا اللہم
۵	۶	بیر۔ رسالۂ	بیرمن۔ رسالہ میں	۲۱	۱۴	ظرف	طرف
ایضا	۱۷	بین۔ خال	بین نگاہ۔ حال	۲۲	۹	کرتے	کرتے ہیں
ایضا	۱۹	اصدل	اعدل	ایضا	۱۲	ہنیں	نہیں مع العہد
۷	۱۰	الدائریہ	الدرایہ	۲۳	۶	وصو	وضو
۸	۱۹	کہا	کہا	۲۴	۲	اتھارھواں	اٹھارہواں
۹	۱۶	یدن	یدین	ایضا	۷	عبد	عبید
۱۰	۷	فی رلوع	فی رکوع	ایضا	۹	اقتغنا	اقتدار
۱۱	۶	سہ	قبلہ	۲۵	۶	بین	بین
ایضا	۹	الشافع	الشافعی	ایضا	۱۵	یا دماغ	دماغ
۱۲	۹	بین بین	میں	۲۶	۱۸	مضایقہ	تو مضایقہ
۱۳	۱۱	پپرھنا	پڑھنا	۲۷	۱۰	ی	ہی
ایضا	۱۹	ہاس	پاس	ایضا	۱۶	ر	بھرا
۱۶	۱۸	حلاف	خلاف	۲۸	۱۰	سر	نہیں
۱۷	۴	حصوصا	خصوصا				

فہرست کتب مطبوعہ مطبع نظام المطابع محمد نظام الدین تاجر کتب مدرس

نثر الجواہر	نقشہ بغداد شریف	احکام الرضاعت	سیپارۂ الف لام میم	صراط الاسلام و صراط النجات
نادر باری	رازق باری	سیپارۂ سیقول	روح الایمان فی اسلام	سیپارۂ تلک الرسل
کتاب تمہیدہ	تعلیم نامہ جلد دوم کامل	ضرور المسلمین	کنز السعادت فی آداب معیشت و الصحبت	
تعلیم نامۂ مدرسۂ سرکاری	قصۂ ویلور	مجموعۂ مرثیہ	لیلی مجنون نامی	خلاصۂ میزان
احکام الذبح	زاد الآخرت	رد نصاری	رسالۂ گوشہ	حکایت لطیفہ فارسی
گنج العرش	مجموعۂ آدمی نامہ	بغدادی الف بے	سیپارۂ عم یتساءلون	بہ تختی حروف
دیوان حضرت غوث الاعظم رض	سراج العقاید	تعلیم الانشا	تاج العقیدہ	عقاید جامی محشی
ایضاً کاغذ رنگین عمدہ	حکایت لطیفہ ہندی	نقشۂ مکہ معظمہ	حقوق الزوجین	قران السعدین
سکرات نامہ	نقشۂ مدینہ منورہ	انشاء صبیان فارسی	قصۂ بی بی حلیمہ و حضرت بلال رض	
نقشۂ کربلای معلا	نقشۂ پنجتن بخط گلزار	اللہ بس باقی ہوس	کفایت الاسلام	خزانۂ معدلت
حروف تہجی	نقشۂ پنجتن کلاں	الف بے عربی	تصریف فارسی	تقویم معہ چند ابواب ضروری
الف بے معہ نمونہ نام باریتعالی	سیپارۂ عم یتساءلون معہ ختم	حجۃ الاسلام		
مجموعہ نور نامہ	کریمائے مترجم	عطیۂ شکریہ جواب ہدیہ مہدویہ	اخوان الصفا	رسالہ گلکرسٹ
گلزار ہدایت	شروط اقتدا	گلشن سعادت محشی فارسی	سراج الایمان	تنبیہ العوام
چہل سبق	قصہ ویلور اطہر	درد مبارک	تعلیم نامہ جلد اول	نقشہ چہار اصحاب
نقشہ بغداد شریف	جنتری	نقشہ نعلین مبارک رنگین	گیان جوہر	مفید خاص و عام ہے
قصہ کالی گوری	علمنامہ	گلشن سالار یعنی احوال سالار مسعود غازی	پنج گنج	
اسماے الہی				

۲۹۷۶۳۸

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

کتب خانہ جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس [illegible] انتظامی [illegible] ایک [illegible] اپنے پاس رکھ سکینگے۔
مجلس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک [illegible] اپنے پاس رکھ سکینگے۔

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ دس کتابیں ایک ماہ [illegible] اپنے پاس [illegible] اور [illegible]
اور اراکین دار الترجمہ دس کتابیں [illegible]

۳۔ طلبا [illegible] ایم۔ اے [illegible] ایل ایل بی [illegible] اپنے پاس رکھ سکینگے۔
کے طلبہ تین کتابیں [illegible] اپنے پاس [illegible]
طلبہ پانچ کتابیں [illegible] واپس [illegible] لیا جائیگا [illegible] سکینگی [illegible]

۴۔ مدت مقررہ [illegible] کتابیں [illegible] جاری کی جا [illegible]
ایک آنہ یومیہ فی کتاب [illegible]

۵۔ بشرط [illegible] کتاب [illegible] کا لانا لازم ہے۔
[illegible] ذمہ داری

۶۔ کتابیں گم یا خراب [illegible] تاوان [illegible]
عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان [illegible]
[illegible] جائے۔

۸۔ قلمی نسخے [illegible] کی کتابیں
[illegible] نہیں دی جا سکینگی فقط